"محمد" نام کے فضائل میں منقول چند روایات کا تحقیقی جائزہ

Some Narrations quoted in the Excellence of Name "Muhammad": A Research Review

محمد طاہر

ڈاکٹر سعید الرحمٰن

Abstract

Muhammad is the widely used name in the world especially in Muslim Ummah. It is reported by Daily "Nawa-e-Waqt" dated January 19, 2015 that more than 15 million people in the world are named Muhammad. If this practice is due to devotion of the Holy Prophet (PBUH) then it is all right, but if the reason behind this are those Ahadith of the Messenger narrated in benefits, excellence and blessings of the name "Muhammad" quoted in the books of Hadith, then it is a debatable issue, firstly, because nobody will enter paradise just by keeping the name "Muhammad" but it depends on a person's actions, secondly, because many narrations quoted in this connection are fabricated and baseless. In this research paper the Ahadith narrated in virtues of Muhammad's name are intellectually and critically reviewed.

Key Words: *Muhammad, Fabricated, Devotion, Narrations*

نام سے کسی انسان کی شناخت ہوتی ہے نیز نام مسمی کی شخصیت پر اثر انداز بھی ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے دینِ اسلام میں اپنے بچوں کے لئے عمدہ، پسندیدہ اور اچھے نام رکھنے کی ترغیب پائی جاتی ہے اور ایسے نام رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے جو معنی ومفہوم کے اعتبار سے درست نہ ہوں۔

اسی وجہ سے بچوں کے لیے اچھے اور عمدہ نام تجویز کرنے چاہیئں۔ تو اولاً بہترین نام وہ ہیں جس سے انسان کی عبدیت ظاہر ہوتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نام "عبد اللہ" اور "عبد الرحمٰن "ہیں، جیسا کہ حدیثِ نبوی ﷺ سے ثابت ہے کہ: أحب الأسماء إلى الله عبد الله وعبدالرحمٰن[1]۔ یا وہ نام جن میں عبودیت کی اضافت دیگر اسماء صفاتیہ کی طرف ہو مثلاً عبد المالک، عبدالخالق، عبد الرازق وغیرہ۔ اس کے بعد وہ نام جو انبیاء کرام کے ناموں پر ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: سموا بأسماء الأنبياء[2]۔ دوسری جگہ ارشاد مبارک ہے: سموا باسمی[3]۔ یا پھر وہ نام جو معنی ومفہوم کے لحاظ سے درست اور صحیح ہو۔

امت مسلمہ میں اکثر نام مندرجہ بالا روایات کی روشنی میں رکھے جاتے ہیں۔ زیادہ تر اللہ تعالیٰ کی طرف عبودیت، انبیاء عظام علیہما السلام اور صحابہ کرامؓ کے نام رائج ہیں۔ رسولوں میں محمد ﷺ خاتم الانبیاء والرسل ہونے کے ناطے تمام انبیاءؑ سے افضل ہیں، نیز اگر ہم تاریخ اسلامی پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سارے علماء کرام کا نام "محمد" ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ رکھا جانے جانے والا نام "محمد" ہے۔ دواوین حدیث میں بھی اس نام کے فضائل میں بہت سی احادیث منقول ہیں، بعض علماء نے اس موضوع پر کتابیں بھی تحریر فرمائی ہیں۔ ابن بکیر (متوفی ۳۸۸ھ) نے اس باب میں "فضائل التسمیۃ" اور محمد امین نے "عظمت نام مصطفیٰ" نامی کتاب تالیف فرمائی ہے۔

اگر اس نام کے رکھنے کا وجہ اگر عقیدتِ رسول ہو تو جائز اور مستحسن ہے لیکن اگر اس کی وجہ کتب حدیث میں منقول روایات ہو تو یہ بالکل نادرست اور غیر صحیح ہے۔ کیونکہ اول تو یہی تمام مرویات تقریباً ضعیف اور موضوع ہیں، دوم شریعت میں نجات کا دارومدار ناموں پر نہیں، بلکہ ایمان اور عمل صالحہ پر ہے۔ زیرِ نظر آرٹیکل میں ایسے مرویات (جو محمد نام کے فضائل میں وارد ہیں) کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔

پہلی روایت:

إذا رجعت إلى بيتك فضع يدك على بطن زوجتك، وقل: بسم الله اللهم إني أسميه محمدا فإنه يأتي به رجلا[4]۔

ترجمہ: جب تو اپنے گھر آجائے اور اپنی بیوی کے پیٹ کر ہاتھ رکھ کر کہے کہ اے اللہ! میں اس کا نام محمد رکھوں گا تو نرینہ اولاد پیدا ہو گی۔

ابن بکیر نے اس کی سند یوں نقل فرمائی ہے: ابو عبدالملک محمد بن احمد بن یحییٰ، از احمد بن سعید، از عبد الرحمٰن بن ابی اللیث، احمد بن عبد الرحمٰن بن وہب، از عبد اللہ بن عثمان، عثمان بن عبد الرحمٰن، از عمتہ (عائشہ) از ابیہا (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) مرفوعاً۔

روایت پر تبصرہ:

سند مذکور ضعیف ہے کیونکہ اس میں دوراوی احمد بن عبد الرحمٰن بن وہب اور عثمان بن عبد الرحمٰن کمزور ہیں۔ امام ابن عدی احمد بن عبد الرحمٰن بن وہب کے بارے میں لکھتے ہیں: اہل مصر کا ان کے تضعیف پر اجماع ہے[5]۔

عثمان بن عبد الرحمٰن امام بخاری کی تصریح کے مطابق متروک الحدیث اور امام ابو حاتم کے نزدیک متروک وذاہب الحدیث ہے[6]۔

دوسری روایت:

ما من مسلم دنا من زوجته وهو ينوي إن حبلت منه يسميه محمدا إلا رزقه الله ولدا ذكرا[7]۔

ترجمہ: جو بھی مسلمان اپنی اہلیہ سے مباشرت کے وقت یہ نیت کرلے کہ اگر حمل ٹھہر اتو میں اس کا نام محمد رکھوں گا، اللہ اسے نارینہ اولاد عطا فرمائیں گے۔

روایت پر تبصرہ:

الموضوعات میں اس کی سند یوں منقول ہے: ابن ناصر، از عبد الرحمٰن بن ابی عبداللہ بن مندہ، از عبد الصمد بن محمد، از ابراہیم بن احمد، از محمد بن احمد بن شبیب، از محمد بن عتاب، از سلیمان بن داؤد، از عبثر بن حسن، از یحییٰ بن سلیم الطائفی، از ابی انجیح، از مجاہد، از مسور بن مخرومہ از رسول اللہ ﷺ۔

اس میں تین علتیں ہیں۔امام ابن جوزی روایت پر غیر صحیح کا حکم لگاتے ہوئے امام ابوحاتم الرازی کے حوالے سے لکھتے ہیں: اس کے راوی یحییٰ بن سلیم نا قابل احتجاج، سلیمان مجروح اور عبثر مجہول ہیں[8]۔

تیسری روایت:

من ولد له مولود فسماه محمدا تبركا به كان هو ومولوده في الجنة[9]۔

ترجمہ: جس نے اپنے پیدا ہونے والے بچے کا نام تبرکا "محمد" رکھا، وہ اور اس کا بچہ (دونوں) جنتی ہوں گے۔

روایت پر تبصرہ:

اس کی سند یوں ہے: ابن بکیر، از حامد بن حماد بن مبارک، از اسحاق بن یسار (ابو یعقوب النصیبی) از حجاج بن منہال، از حماد بن سلمہ، از برد بن سنان، از مکحول، از سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً۔

اِس میں حامد بن حماد عسکری ہے جو اسے اسحاق بن یسار سے روایت نقل کرتا ہے۔اُن کے بارے میں حافظ ذہبی لکھتے ہیں: اسحاق بن یسار سے حامد بن حماد کی مروی (زیر بحث) روایت موضوع ہے، اسے گھڑنے والا حامد بن حماد بن مبارک عسکری ہے[10]۔

حافظ ابن جوزی (متوفی ۵۹۷ھ) اس کو موضوع قرار دے کر لکھتے ہیں: اس کی سند میں "متکلم فیہ" راوی ہیں[11]۔

چوتھی روایت:

من ولد له ثلاثة فلم يسم أحدهم محمدا فهو من الجفاء[12]۔

یہ بے وفائی ہے کہ کسی کی اولاد تین تک پہنچے اور وہ ان میں سے کسی ایک کا نام محمد نہ رکھے۔

روایت پر تبصرہ:

امام ابن عدی اس کی سند یوں نقل کرتے ہیں: مکی، از قطن، از خالد بن یزید، از ابن ابی ذئب، از نافع، از سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً۔

اس کی سند میں ابو الولید خالد بن یزید العمری ہے جو امام یحییٰ بن معین اور امام ابو حاتم کے نزدیک کذاب ہے[13]۔

امام ابن حبان لکھتے ہیں: اسے "محمش" بھی کہا جاتا ہے، سخت منکر الحدیث ہے اور ثقہ راویوں کی سند سے موضوع روایات نقل کرتا ہے[14]۔ حافظ ابن عدی جرجانی نے بھی اسے منکر قرار دیا ہے[15]۔

پانچویں روایت:

من ولد له ثلاثة فلم يسم أحدهم محمدا فقد جهل[16]۔

ترجمہ: جس کی اولاد تین تک پہنچے اور وہ ان میں سے کسی ایک کا نام محمد نہ رکھے تو یقیناً اس نے جہالت کی۔

روایت پر تبصرہ:

امام طبرانی نے اس کی سند یوں نقل فرمائی ہے: احمد بن نضر عسکری، از ابو خیثمہ مصعب بن سعید، از موسیٰ بن اعین، از لیث، از مجاہد، از سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعاً۔

سند مذکور کمزور ہے، اس میں دو علتیں ہیں۔

(۱) ابو خیثمہ مصعب بن سعید ضعیف راوی ہیں۔ امام ابن عدی لکھتے ہیں: ثقہ راویوں سے منکر روایات نقل کرتا ہے[17]۔

(۲) لیث بن ابی سلیم مختلط ہے۔ لیث اگرچہ ثقہ راوی تھا لیکن آخری عمر میں شدید اختلاط کا شکار ہوا تھا اور اس کی قبل از اختلاط و بعد الاختلاط آپس میں خلط ملط ہوئیں، اس لئے متروک قرار دیا گیا[18]۔

چھٹی روایت:

من ولد له ثلاثة فلم يسم أحدهم محمدا فقد جفاني[19]۔

ترجمہ: جس کی اولاد تین تک پہنچے اور وہ ان میں سے کسی ایک کا نام محمد نہ رکھے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

روایت پر تبصرہ:

زیر بحث روایت کی سند یوں ہے: جعفر بن احمد بن اسماعیل، از خلف بن محمد، از عبید اللہ بن احمد، از قتیبہ، از ابراہیم بن زکریا، از عبد الملک بن عنترۃ، از ابیہ، از جدہ مرفوعاً۔

اس میں ابراہیم بن زکریا ہے، جس کے بارے میں امام ابو حاتم لکھتے ہیں کہ اس کی روایات منکر ہیں اور ابن عدی فرماتے ہیں کہ باطل روایات نقل کرتا ہے[20]۔ نیز اس روایت کو عبد الملک بن ابی عمرو (عبد الملک بن ہارون) بن عنترۃ اپنے والد سے روایت

کرتے ہیں، جن کے بارے میں علامہ ذہبی کا قول ہے: وہ اور اس کا باپ دونوں ضعیف ہیں۔ امام یحییٰ بن معین نے عبد الملک کو کذاب قرار دیا ہے[21]۔

ساتویں روایت:

یوقف عبدان بین یدی اللہ فیأمر بھما إلی الجنۃ فیقولان: ربنا بم استأھلنا دخول الجنۃ ولم نعمل عملا تجازینا بہ الجنۃ؟ فیقول اللہ: أدخلا عبدی، فإنی آلیت علی نفسی ألا یدخل النار من اسمہ محمد أو أحمد[22]۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سامنے دو آدمیوں کو پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرانے کا حکم صادر فرمائیں گے، وہ دونوں کہیں گے کہ یارے ہمارت رب! ہم جنت داخل ہونے کے اہل کیسے ہوئے کیونکہ ہم نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس پر جنت جاسکیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ان دونوں کو جنت داخل کرادو کیونکہ میں نے اپنے آپ پر لازم کیا ہے کہ جس شخص کا نام محمد یا احمد ہو، اسے دوزخ داخل نہیں کروں گا۔

روایت پر تبصرہ:

ابن بکیر نے اس کی سند یوں نقل کی ہے: احمد بن نصر بن عبد اللہ بن الفتح ابو بکر الذارع، از صدقۃ بن موسیٰ غنوی، از ابیہ، از حُمید الطویل، از سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوعا۔ اس سند میں احمد بن نصر بن عبد اللہ بن الفتح ابو بکر الذارع ہے، جس کے بارے میں خطیب بغدادی لکھتے ہیں: ثقہ نہیں اور اس کی احادیث منکر ہیں[23]۔

صدقہ بن موسیٰ بن تمیم "مجہول" ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: آپ نے اپنے باپ سے از حُمید الطویل ایک باطل روایت نقل کی ہے۔ احمد بن عبد اللہ الذارع (کذاب) کے علاوہ اُن سے کسی اور نے روایت نہیں کی ہے۔ مزید حافظ صاحب نے خطیب بغدادی کے حوالے سے صدقہ کو شیخ مجہول قرار دیا ہے[24]۔

صدقہ کا والد موسیٰ بن تمیم بھی "مجہول" ہیں، تاریخ وتراجم کے کتابوں میں اُن کا تذکرہ نہیں ہے۔ ابن عراق کنانی لکھتے ہیں: صدقۃ بن موسی وأبوہ لا یعرفان[25]۔

امام ابن جوزی نے اس روایت کو بے اصل[26]، علامہ ذہبی نے اس کے اسناد کو مظلم قرار دیتے ہوئے موضوع[27]، امام سیوطی نے بھی موضوع[28] اور ملا علی قاری نے باطل قرار دیا ہے[29]۔

آٹھویں روایت:

لا یدخل الفقر بیتا فیہ إسمی[30]۔

ترجمہ: جس گھر میں میرا نام رکھا گیا ہو، اُس میں غربت نہیں آئے گی۔

روایت پر تبصرہ:

فضائل التسمیة میں اس کی سند یوں منقول ہے: عبد الرحمٰن بن احمد بخاری، از محمد بن علی خبائزی، از ابو یعلیٰ عبد المؤمن بن خلف، از فضل بن محمد، از محمد بن مصفی، از عثمان بن عبد الرحمٰن، از محمد بن عبد الملک، از یحییٰ بن سعید، از سعید ابن المسیب مرسلاً۔

یہ روایت بھی موضوع ہے کیونکہ اسکا دارو مدار عثمان بن عبد الرحمٰن پر ہے اور وہ اسے محمد بن عبد الملک سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں امام سیوطی لکھتے ہیں: عثمان مطعون ہے اور اس کا شیخ محمد بن عبد الملک احادیث گھڑتا ہے[31]۔

امام ابن جوزی نے بھی اسے موضوعات میں شمار کیا ہے[32]۔

نویں روایت:

قال الله تعالى: وعزتي وجلالي لا أعذب أحدا سمي باسمك بالنار يا محمد[33]۔

ترجمہ: میری عزت وجلال کی قسم، اے محمد میں کسی بھی تیرے ہم نام کو آگ کا عذاب نہیں دوں گا۔

روایت پر تبصرہ:

یہ روایت نبیط بن شریط کے کتاب میں منقول ہے، اس کتاب کے بارے میں حافظ ذہبی لکھتے ہیں: فهذه أحاديث باطل و نسخة نبيط بن شريط موضوعة بلا ريب، فلا تغتروا بعلوها ، فاللكي تكلم فيه ابن ما كولا و غيره و شيخه أحمد أحسبه هو واضع النسخة[34]۔ یہ روایات باطل ہے اور نبیط کے نسخے کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں۔ لکی (نبیط) پر ابن ماکولا وغیرہ نے کلام کیا ہے اور میرے خیال میں اِس کا تراشنے اور گھڑنے والا نبیط کا استاد احمد ہے۔

ابن عراق کنانی نے اس کو موضوعات میں شمار کرکے حافظ ذہبی کے حوالے سے نبیط کو نا قابل احتجاج قرار دیا ہے[35]۔

دسویں روایت:

إذا سميتم الولد محمدا فأكرموه وأوسعوا له في المجلس ولا تقبحوا له وجها[36]۔

ترجمہ: جب تم بچے کا نام محمد رکھو، تو نہ اس کا احترام کرو، اس کے لئے مجلس کشادہ کرو اور اس کے چہرے کے عیوب بیان نہ کرو۔

روایت پر تبصرہ:

ابن بکیر نے اس کی درج ذیل سند نقل فرمائی ہے: ابویعقوب یوسف بن علی بن یحییٰ الفراوی، از ابو بکر احمد بن شاذان البزاز، از ابو القاسم عبداللہ بن احمد بن عامر الطائی، از ابیہ، از علی الرضا، ازابیہ، از جدہ جعفر بن محمد، از ابیہ، از جدہ، از سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما، از سیدنا علی بن طالب رضی اللہ عنہ، از رسول اللہ صَلَّیْ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔

درج بالا روایت موضوع ہے۔ عبداللہ بن احمد بن عامر الطائی کے بارے میں امام سیوطی نے لکھا ہے کہ اہل بیت سے اُس نے ایک باطل نسخہ روایت کی ہے[37]۔

حافظ ذہبی میزان الاعتدال [38] اور حافظ ابن حجر لسان المیزان [39] میں لکھتے ہیں: عبد اللہ بن احمد بن عامر الطائی اپنے والد علی رضا اور ان کے آباء سے یہ موضوعی اور باطل نسخہ بیان کرتا ہے جو یا تو اس نے گھڑی ہے یا اس کے باپ نے۔ محدث البانی نے اس کی اسناد کو "اسناد هالك" قرار دیا ہے [40]۔

"محمد" نام کے فضائل سے متعلق احادیث کے بارے میں اہل فن کی آراء:

امام ابو حاتم الرازی (متوفی ۲۷۷ھ) لکھتے ہیں: وقد ورد فی هذا الباب احادیث عن رسول الله لیس فیها ما یصح۔ اس باب میں کئی مرویات ہیں جو کہ غیر صحیح ہیں [41]۔

حافظ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں: وهذه أحادیث مكذوبة [42]۔

حافظ ابن قیم (متوفی ۷۵۱ھ) رقم طراز ہیں: وفی ذلك جزء كله كذب۔ اس (محمد نام کے فضائل) بارے میں ایک مستقل جزء لکھی گئی ہے جو سراپا جھوٹ ہے [43]۔

امام ابن جوزی (متوفی ۵۹۷ھ) نے اس باب میں وارد تمام احادیث کو غیر صحیح قرار دیا ہے، لکھتے ہیں: وقد رُوی فی هذا الباب أحادیث، لیس فیها ما یصح [44]۔

حافظ ابن حجر (متوفی ۸۵۲ھ) کے نزدیک اس مضمون کی تمام روایات "جھوٹی" ہیں، ان کا قول ہے: وهذه أحادیث مكذوبة [45]۔ ابن عراق کنانی (متوفی ۹۶۳ھ) اس مضمون کے حامل روایات کے بارے میں لکھتے ہیں: قال الأبی: لم یصح فی فضل التسمیة بمحمد حدیث، بل قال الحافظ أبو العباس تقی الدین الحرانی: كل ما فیه فهو موضوع [46]۔

ملا علی قاری حنفی (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے بھی امام ابن قیم کی طرح اس قسم کی روایات کو جھوٹی روایات قرار دی ہیں، وفی ذلك جزء كله كذب [47]۔

علامہ حلبی (متوفی ۱۰۴۴ھ) محمد نام کے فضیلت والی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: وقال بعضهم: ولم یصح فی فضل التسمیة بمحمد حدیث، وكل ما ورد فیه فهو موضوع۔ یعنی بعض علماء نے فرمایا ہے کہ محمد نام کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث نہیں، بلکہ اس کے متعلق وارد تمام احادیث موضوعی ہیں [48]۔

علامہ زرقانی (متوفی ۱۱۲۲ھ) بعض حفاظ کے حوالے سے لکھتے ہیں: وذكر بعض الحفاظ أنه لم یصح فی فضل التسمیة بمحمد حدیث [49]۔

علامہ ابن باز (متوفی ۱۴۲۰ھ) کا قول ہے کہ اس مضمون کی ساری روایات غیر صحیح ہیں۔ اس میں اعتبار محمد کی اتباع کی ہے، محمد نام رکھنے میں نہیں۔ کتنے بندے ہیں جن کا نام محمد ہیں لیکن وہ خبیث ہیں کیونکہ وہ پیغمبر اور شریعت کا اتباع نہیں کرتا۔ صرف نام رکھنا فائدہ نہیں دے گا بلکہ اعمال صالحہ اور تقویٰ ضروری ہیں تو محمد، احمد یا ابو القاسم جیسے نام کا فر و فاسق کو فائدہ نہیں دے گا[50]۔

نتائج بحث:

صرف یہی مذکورہ احادیث ہی نہیں بلکہ محمد نام کے فضائلکے متعلق دواوین حدیث میں جتنے بھی احادیث منقول ہیں' ان سب میں کلام ہے۔ ساری کی ساری یا تو شدید ضعیفہیں یا موضوع ہیں، اہل علم کا بھی ان احادیث کے ضعیف ہونے پر مکمل اتفاق ہے۔ ان روایات میں چھوٹے اور معمولی کام پر بڑے بھاری ثواب مثلاً دخول جنت کیبشارتیں دی گئی ہیں' حالانکہ نجات اور جنت کے حصول کا دارومدار انسان کے عمل صالح پر ہے نہ کہ اسماء والقاب پر۔

حوالہ جات

[1] سنن ابن ماجہ، محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی، ابو عبداللہ۔ تحقیق: شعیب ارناؤط، عادل مرشد، سعید اللحام، ابواب الادب (۳۳) باب مایستحب من الأسماء (۳۰)

حدیث: ۳۷۲۸، دار الرسالۃ العالمیۃ، ۱۴۳۰ھ: ۲۰۰۹ء / سنن ابی داؤد، کتاب الادب (۳۶) باب فی تغییر الإسم (۶۸) حدیث: ۴۹۴۹

[2] سنن کبریٰ، احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ، ابو بکر بیہقی، تحقیق: محمد عبد القادر عطا، ابواب الادب (۳۳) باب مایستحب من الأسماء (۳۰) حدیث: ۳۷۲۸، دار

الکتب العلمیۃ، طبع سوم ۱۴۲۴ھ: ۲۰۰۳ء

[3] صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، ابو عبداللہ، امام بخاری، تحقیق: محمد زہیر بن ناصر، کتاب البیوع (۳۴) باب ما یذکر فی الاسواق (۴۹) حدیث: ۲۱۲۰، دار

طوق النجاۃ، طبع اول ۱۴۲۲ھ

[4] فضائل التسمیۃ باحمد و محمد، ابو عبداللہ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر بغدادی، صیرفی، ابو مریم مجدی فتحی السید ۲۷:۱، الصحابۃ للتراث، طبع اول ۱۴۱۱ھ: ۱۹۹۰ء

[5] الکامل فی ضعفاء الرجال، عبداللہ جرجانی، ابن عدی ۳۲۰۲:۱، ت: ۲۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ: ۱۹۹۷ء

[6] تاریخ الکبیر، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، ابو عبداللہ، امام بخاری ۲۲۸:۶، ت: ۲۲۷۰، نسخہ کوپریلی، بدون تاریخ / الجرح والتعدیل، امام ابو حاتم الرازی ۱۵۷:۶، ت:

۸۶۵، المکتبۃ العلمیۃ بیروت، بدون تاریخ

[7] الموضوعات ۱۵۷:۱

[8] الموضوعات ۱۵۷:۱

[9] فضائل التسمیۃ ۲۷:۱

[10] میزان الاعتدال، حافظ شمس الدین، امام ذہبی، ۱۸۵:۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، طبع اول: ۱۴۱۶ھ: ۱۹۹۵ء

[11] الموضوعات ۱۵۷:۱

[12] الکامل فی ضعفاء الرجال ۴۳۷:۳ / میزان الاعتدال ۶۴۶:۱

13 الجرح والتعدیل، امام ابو حاتم الرازی ۳:۳۶۰

14 المجروحین من المحدثین، امام ابن حبان ۱:۳۴۶، دار الصمیعی ریاض، سعودی عرب ۱۴۲۰ھ:۲۰۰۰ء

15 الکامل فی ضعفاء الرجال ۳:۴۳۷

16 المعجم الکبیر، سلیمان بن احمد، امام طبرانی، تحقیق: حمدی بن عبد المجید سلفی ۱۱:۷۱، حدیث:۱۱۰۷۷، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ ۲۰۰۴ء

17 الکامل فی ضعفاء الرجال ۸:۸۹

18 تقریب التہذیب، حافظ ابن حجر عسقلانی ۵۱۹، ت:۵۶۸۵، بیت الافکار الدولیۃ، بدون تاریخ

19 فضائل التسمیۃ ۱:۳۲

20 الجرح والتعدیل ۲:۱۰۱، ت:۲۸۰ / الکامل فی ضعفاء الرجال ۱:۴۱۲، ت:۸۶

21 میزان الاعتدال ۴:۴۱۴، ت:۵۲۶۴

22 فضائل التسمیۃ ۱:۷، حدیث:۲

23 تاریخ بغداد، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد، المعروف بخطیب بغدادی، تحقیق: بشار عواد ۶:۴۱۲، ت:۲۹۰۲ دار الغرب الاسلامی، بیروت، طبع اول

۱۴۲۲ھ:۲۰۰۲ء

24 لسان المیزان، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد ابن حجر عسقلانی، تحقیق: دائرۃ المعارف النظامیۃ ہند ۴:۳۱۴، ت:۳۹۱۶، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت،

لبنان، ۱۳۹۰ھ:۱۹۷۱ء

25 تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ ۱:۱۷۳

26 الموضوعات ۱:۱۵۷

27 تلخیص کتاب الموضوعات، شمس الدین، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، علامہ ذہبی، تحقیق: ابو تمیم یاسر بن ابراہیم بن محمد ۱:۳۴، مکتبۃ الرشد، ریاض طبع اول ۱۴۱۹ھ:

۱۹۹۸ء

28 اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین سیوطی، تحقیق: ابو عبد الرحمٰن صلاح بن محمد بن عویضۃ ۹۷:۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت،

طبع ول ۱۴۱۷ھ: ۱۹۹۶ء

29 تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ ۱۷۳:۱

30 فضائل التسمیۃ ۳۰:۱، حدیث: ۲۱

31 تلخیص کتاب الموضوعات ۳۴:۱

32 اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ ۹۶:۱

33 نسخۃ نبیط بن شریط، احمد بن قاسم بن کثیر بن صدقہ بن ریان المصری، تحقیق: خلاف محمود عبد السمیع ۱۱۶:۱، دار الکتب العلمیہ، طبع اول: ۲۰۰۲ء

34 معجم الشیوخ الکبیر، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان، علامہ ذہبی، تحقیق: ڈاکٹر محمد حبیب الہیلۃ ۴۳:۲، مکتبۃ الصدیق، طائف مملکۃ العربیۃ السعودیۃ، طبع

اول ۱۴۰۸ھ: ۱۹۸۸ء

35 تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ ۱۷۴:۱

36 فضائل التسمیۃ ۲۸:۱، حدیث: ۲۶

37 اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ ۹۵:۱

38 میزان الاعتدال ۵۹:۴

39 لسان المیزان ۴۲۵:۴

40 سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ، ابو عبد الرحمٰن محمد ناصر الدین، البانی ۸۴:۶، حدیث: ۲۵۷۳، دار المعارف، ریاض، سعودی عرب، طبع اول ۱۴۱۲ھ: ۱۹۹۲ء

41 المغنی عن الحفظ والکتاب، عمر بن بدر بن سعید الوزانی، ضیاء الدین، ابو حفص ۵۷:۱، دار الکتاب العربی، بیروت، طبع اول ۱۴۰۷ھ

42 میزان الاعتدال ۱۲۹:۱

43 المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ابن قیم، تحقیق: عبد الفتاح ابو غدۃ ۶۱، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب، مصر، بدون تاریخ

44 الموضوعات ۱:۱۵۸

45 لسان المیزان ۱:۲۵۰

46 تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ، نورالدین علی بن محمد بن علی بن عبد الرحمٰن ابن عراق الکنانی، تحقیق: عبد الوہاب عبد اللطیف و عبداللہ محمد

صدیق، ۱:۱۷۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع اول: ۱۳۹۹ھ

47 الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، ملا علی قاری، تحقیق: محمد الصباغ ۴۱۵، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۴۰۶ھ: ۱۹۰۶ء

48 السیرۃ الحلبیۃ، انسان العیون فی سیرۃ الامین المأمون، علی بن ابراہیم بن احمد الحلبی ۱:۱۲۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع دوم ۱۴۲۷ھ

49 شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن شہاب الدین بن محمد زرقانی، ابوعبداللہ ۷:۳۰۷، دار الکتب العلمیۃ طبع

اول: ۱۴۱۷ھ: ۱۹۹۶ء

50 مجلۃ البحوث الاسلامیۃ، مجلۃ دوریۃ تصدر عن الرءاسۃ العامۃ لإدارات البحوث العلمیۃ والإفتاء والدعوۃ والإرشاد، الرءاسۃ العامۃ لإدارات البحوث العلمیۃ والإفتاء

والدعوۃ والإرشاد ۵۴: ۵۸، بدون طبع و تاریخ، مکتبہ شاملہ

مصادر و مراجع

الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، ملا علی قاری، تحقیق: محمد الصباغ، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۴۰۶ھ: ۱۹۰۶ء

تاریخ بغداد، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد، المعروف بخطیب بغدادی، تحقیق: بشار عواد، دار الغرب الاسلامی، بیروت، طبع اول ۱۴۲۲ھ: ۲۰۰۲ء

تاریخ الکبیر، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، ابو عبد اللہ، امام بخاری، نسخہ کوپریلی، بدون تاریخ

تقریب التھذیب، حافظ ابن حجر عسقلانی، بیت الافکار الدولیۃ، بدون تاریخ

تلخیص کتاب الموضوعات، شمس الدین، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، علامہ ذہبی، تحقیق: ابو تمیم یاسر بن ابراہیم بن محمد، مکتبۃ الرشد، ریاض طبع اول ۱۴۱۹ھ: ۱۹۹۸ء

تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ، نورالدین علی بن محمد بن علی بن عبد الرحمٰن ابن عراق الکنانی، تحقیق: عبد الوہاب عبد اللطیف و عبد اللہ محمد صدیق، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع اول: ۱۳۹۹ھ

الجرح والتعدیل، امام ابو حاتم الرازی، المکتبۃ العلمیۃ بیروت، بدون تاریخ

سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ، ابو عبد الرحمٰن محمد ناصر الدین، البانی، دار المعارف، ریاض، سعودی عرب، طبع اول ۱۴۱۲ھ: ۱۹۹۲ء

سنن ابن ماجہ، محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی، ابو عبد اللہ۔ تحقیق: شعیب ارناؤط، عادل مرشد، سعید اللحام، دار الرسالۃ العالمیۃ، ۱۴۳۰ھ: ۲۰۰۹ء

سنن ابی داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، حافظ ابو داؤد۔ تحقیق: شعیب ارناؤط، محمد کامل، دار الرسالۃ العالمیۃ ۱۴۳۰ھ: ۲۰۰۹ء

سنن کبریٰ، احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ، ابو بکر بیہقی، تحقیق: محمد عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیۃ، طبع سوم ۱۴۲۴ھ: ۲۰۰۳ء

السیرۃ الحلبیۃ، انسان العیون فی سیرۃ الامین المأمون، علی بن ابراہیم بن احمد الحلبی، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع دوم ۱۴۲۷ھ

شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن شہاب الدین بن محمد زرقانی، ابو عبد اللہ، دار الکتب العلمیۃ، طبع اول: ۱۴۱۷ھ: ۱۹۹۶ء

صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، ابو عبد اللہ، امام بخاری، تحقیق: محمد زہیر بن ناصر، ، دار طوق النجاۃ، طبع اول ۱۴۲۲ھ

فضائل التسمیۃ باحمد و محمد، ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن عبد اللہ بن بکیر بغدادی، صیرفی، ابو مریم مجدی فتحی السید، الصحابۃ للتراث، طبع اول ۱۴۱۱ھ: ۱۹۹۰ء

الکامل فی ضعفاء الرجال، عبد اللہ جرجانی، ابن عدی، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ: ۱۹۹۷ء

اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین سیوطی، تحقیق: ابو عبد الرحمٰن صلاح بن محمد بن عویضۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول ۱۴۱۷ھ: ۱۹۹۶ء

لسان المیزان، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد ابن حجر عسقلانی، تحقیق: دائرۃ المعارف النظامیۃ ہند، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، لبنان، ۱۳۹۰ھ:۱۹۷۱ء

المجروحین من المحدثین، امام ابن حبان، دار الصمیعی ریاض، سعودی عرب ۱۴۲۰ھ:۲۰۰۰ء

مجلۃ البحوث الاسلامیۃ، مجلۃ دوریۃ تصدر عن الرءاسۃ العامۃ لإدارات البحوث العلمیۃ والإفتاء والدعوۃ والإرشاد، الرءاسۃ العامۃ لإدارات البحوث العلمیۃ والإفتاء والدعوۃ والإرشاد، بدون طبع وتاریخ، مکتبہ شاملہ

معجم الشیوخ الکبیر، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان، علامہ ذہبی، تحقیق: ڈاکٹر محمد حبیب الہیلۃ، مکتبۃ الصدیق، طائف مملکۃ العربیۃ السعودیۃ، طبع اول ۱۴۰۸ھ:۱۹۸۸ء

المعجم الکبیر، سلیمان بن احمد، امام طبرانی، تحقیق: حمدی بن عبد المجید سلفی، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ ۲۰۰۴ء

المغنی عن الحفظ والکتاب، عمر بن بدر بن سعید الوزانی، ضیاء الدین، ابو حفص، دار الکتاب العربی، بیروت، طبع اول ۱۴۰۷ھ

المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ابن قیم، تحقیق: عبد الفتاح ابو غدۃ، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب، مصر، بدون تاریخ

الموضوعات، جمال الدین عبد الرحمٰن، حافظ ابن جوزی، تحقیق: عبد الرحمٰن محمد عثمان، محمد عبد المحسن صاحب المکتبۃ السلفیۃ بالمدینۃ المنورۃ، طبع اول ۱۳۸۶ھ:۱۹۶۶ء

میزان الاعتدال، حافظ شمس الدین، امام ذہبی، دار الکتب العلیۃ، بیروت، لبنان، طبع اول:۱۴۱۶ھ:۱۹۹۵ء

نسخۃ نبیط بن شریط، احمد بن قاسم بن کثیر بن صدقہ بن ریان المصری، تحقیق: خلاف محمود عبد السمیع ۱۱۶:۱، دار الکتب العلمیہ، طبع اول:۲۰۰۲ء